بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یہ تماشا نہ ہوا

لیجئے مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ جس کا ملک میں بڑی بے چینی سے انتظار کیا جا رہا تھا شائع ہو گئی۔ یاد ہو گا پچھلے دنوں پارلیمنٹ میں اردو اخبارات میں اس یونیورسٹی کی نسبت کیا کیا ناگفتنی باتیں پورے جزم و یقین کے ساتھ نہیں کہی گئیں۔ کیسے کیسے الزامات لگائے گئے، بہتان باندھے گئے۔ وائس چانسلر اور دوسرے عمائدِ یونیورسٹی کی ذات پر ناروا حملے ہوئے۔ یونیورسٹی کو اینٹی نیشنل سرگرمیوں کا گڑھ بتایا گیا۔ غبن اور خیانت کی تہمتیں تراشی گئیں۔ آخر کمیشن مقرر ہوا جس نے نو مہینے تک نہایت محنت و جانفشانی سے سینکڑوں یونیورسٹی کے فائل، رجسٹر اور دستاویزات وغیرہ دیکھے، یونیورسٹی کے اساتذہ، ملازمین اور قدیم طلبار کے بیانات لئے اور ممبرانِ پارلیمنٹ۔ تعلیم اور امور متعلقہ کے ماہرین سے ملاقاتیں کیں اور شہادتیں لیں۔ اور اُس کے بعد یہ ضخیم رپورٹ مرتب کی۔ جیسا کہ اخبارات میں آچکا ہے، رپورٹ میں مذکورہ بالا قسم کے تمام الزامات کی نہایت واضح اور پُر زور لفظوں میں تردید کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی طلبار کے ڈسپلن اور مسلمان طلبار کے دوسرے فرقوں کے طلبار کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی تعریف اور اس پر حیرت آمیز مسرّت ظاہر کی گئی ہے۔ طلبار کے داخلہ اور اساتذہ و ملازمین کے تقرر سے متعلق یونیورسٹی کی جو پالیسی رہی ہے اُس کو قابلِ اعتراض قرار نہیں دیا گیا۔ یونیورسٹی کے مسلم یونیورسٹی ہونے کی حیثیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسلامی و فنون اور اُن سے متعلقہ زبانوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم کا بند و بست کرنے کی پُر زور سفارش کی گئی ہے۔ کمیشن نے جس ہمدردی اور انصاف پسندی سے کام لیا ہے اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب اُس کے سامنے خود اُس کے بقول متعدد نہایت معزز مسلمانوں نے جن کی قوم پروری پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا یہ بیان کیا کہ مسلمان طلبار کو دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے میں دشواریاں پیش آتی ہیں تو کمیشن نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس چیز کی تحقیقات کریں اور جہاں کہیں اس قسم کی شکایت کا ثبوت ملے وہاں کی حکومت اُس کا فوراً تدارک کرے۔ تاکہ ملک میں جمہوریت کو اپنی اصل اسپرٹ کے ساتھ پھولنے پھلنے کا موقع ملے۔